اسکول کے امتحان کے لیے ایڈوانس فیس دینے کا حکم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری

فتوی نمبر: WAT-3048

تاریخ اجراء: 04ربیع الاول1446ھ/09ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جو مال اپنا کام نکلوانے کے لئے دیا جائے وہ رشوت ہے تو اسکول وغیرہ میں امتحانات کے لئے اولاً فیس جمع کروانی ہوتی ہے اس کے بعد اجازت ملتی ہے تو اس کا کیا حکم ہو گا کیا اس طرح امتحانات دے کر ڈگری حاصل کرنا بھی جائز نہیں ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

امتحانات کے لئے فیس دینا اور امتحانات میں کامیابی حاصل کر کے ڈگری لینا جائز ہے۔

تفصیل مسئلہ: امتحان دینے کے لئے اولاً جو رقم دی جاتی ہے وہ رشوت نہیں بلکہ اجرت ہے جو ایڈوانس میں لی جاتی ہے اور ایڈوانس میں اجرت لینا جائز ہے۔ یہ رشوت اس لئے نہیں کیونکہ اس کے مقابلے میں معقول قابل اجارہ کام کیے جاتے ہیں مثلاً سوالات بنانے اور اس پر مکمل کام کرنے والا عملہ ہوتا ہے، اسی طرح پیپرز ہو جانے کے بعد ان کو چیک کرنے کا مرحلہ آتا ہے، اور پیپرز لینا ہے وغیرہ وغیرہ ان تمام کاموں کے اخراجات اسی ایڈوانس فیس سے دیئے جاتے ہیں لہذا یہ اجارہ ہے۔ جبکہ رشوت میں بغیر معاوضہ کے محض اپنا کام نکلوانے کے لئے پیسہ دیا جاتا ہے جیسے جاب کے لئے کسی آفیسر کو پیسے دیتے ہیں تاکہ جاب لگ جائے حالانکہ اس نے کچھ کام نہیں کرنا ہوتا، ہاں اگر کوئی بندہ آپ کے لئے کام کرتا ہے بھاگ دوڑ کرتا ہے، کاغذات وغیرہ تیار کرتا ہے یعنی کوئی قابل معاوضہ ورک کرتا ہے اور اس کے عوض آپ سے پیسے لیتا ہے تو یہ رشوت نہیں ہو گی اور اس کا لینا جائز ہو گا۔

رشوت کے متعلق بحر الرائق میں ہے: "ما يعطيه الشخص للحاكم وغيره ليحكم له او يحمله على ما يريد" ترجمہ: رشوت یہ ہے کہ کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو کچھ دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کر دے یا حاکم کو اپنی منشاء پوری کرنے پر ابھارے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج6، ص285، دار الکتاب الإسلامي)

فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں، جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج23، ص597، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

امیر اہل سنت حضرت مولانا الیاس عطار قادری دام ظلہ تحریر فرماتے ہیں:" کمپنی کے مختلف چیزیں دینے کا مقصد صرف اپنی میڈیسن (دوائیں) زیادہ سے زیادہ بکوانا ہوتا ہے تو کام نکلوانے کیلئے دینارِ شوت ہے۔ " (غیبت کی تباہ کاریاں، ص374، مکتبۃ المدینہ)

ہدایہ میں ہے:"الاجرۃ لا تجب بالعقد و تستحق باحدی معان ثلاثۃ: اما بشرط التعجیل او بالتعجیل من غیر شرط او باستیفاء المعقود علیہ" ترجمہ: اُجرت محض عقد سے واجب نہیں ہوتی بلکہ تین چیزوں میں سے کوئی ایک پائی جائے تو اُجرت کا مستحق ہو گا، یا تو پیشگی دینے کی شرط لگائی ہو یا بغیر شرط ہی پیشگی اُجرت دے دی یا پھر اجارے میں طے کیا گیا کام پورا ہو گیا۔ (الھدایۃ، ج01، ص186، الناشر القاھرۃ)

بہارِ شریعت میں ہے:"اُجرت ملک میں آنے کی چند صورتیں ہیں: (1) اُس نے پہلے ہی سے عقد کرتے ہی اُجرت دیدی دوسرا اس کا مالک ہو گیا یعنی واپس لینے کا اُس کو حق نہیں ہے (2) یا پیشگی لینا شرط کر لیا ہو اب اُجرت کا مطالبہ پہلے ہی سے درست ہے (3) یا منفعت کو حاصل کر لیا مثلاً مکان تھا اُس میں مدتِ مقررہ تک رہ لیا یا کپڑا درزی کو سینے کے لیے دیا تھا اُس نے سی دیا (4) وہ چیز مستاجر کو سپرد کر دی کہ اگر وہ منفعت حاصل کرنا چاہے کر سکتا ہے نہ کرے یہ اُس کا فعل ہے مثلاً مکان پر قبضہ دے دیا یا اجیر نے اپنے نفس کو تسلیم کر دیا کہ میں حاضر ہوں کام کے لیے تیار ہوں کام نہ لیا جائے جب بھی اُجرت کا مستحق ہے۔ (بہارِ شریعت، ج3، حصہ14، ص110، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net